



سوال

(503) علاج كى غرض سے انسانی جسم كو آگ كے ساتھ داغنا

جواب



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا علاج کی غرض سے انسانی جسم کو آگ کے ساتھ داغنا جائز ہے۔؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جی ہاں علاج کی غرض سے انسانی جسم کو آگ کے ساتھ داغنا جا سکتا ہے۔ اور منع پر دلالت کرنے والی روایات بلا علاج اس کی کراہت پر دلالت کرتی ہیں۔

سیدنا جابر فرماتے ہیں :-

«بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب طیباً فقطع منہ عرقاً ثم کواه علیہ» [مسلم: ۲۲۰۷]

نبی کریم نے ابی بن کعب کے پاس ایک طیب بھینجا، جس نے ان کی ایک رگ کو کاٹ کر اسے آگ سے داغ دیا۔

اسی طرح جب سیدنا سعد بن معاذ کو تیر لگا تو نبی کریم نے ان کی رگ کو چھری کے ساتھ آگ سے داغ کیا۔ [مسلم: ۲۲۰۸]

بخاری مسلم کی روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا:

«الشفاء فی ثلاث: شریہ عمل، وشرطہ عجم، وکیتار، وآنہی امتی عن الکی»

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شفاء تین چیزوں میں ہے، شہد پینا، پچھنے (حجامہ) لگوانا اور آگ سے داغنا اور میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا

ہوں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی جسم کو بلا ضرورت (ٹیٹو وغیرہ بنانے کے لئے) آگ سے داغنا مکروہ ہے، جبکہ علاج کی غرض سے جائز ہے۔

حدامہ عنہی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ شناسیہ](#)

جلد 2



مجلس البحث والدراسات  
الاسلامية  
مهدى فتوى